اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶	۱۸ جمادی الاوّل ۱۳۵۷ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء	نمبر ۱۶۲

جمعیۃ العلماء ہند اور مسلمانوں کا اتحاد

جمعیۃ العلماء ہند عملی طور پر تو یہ ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ سیاسی امور میں کافروں بلکہ دہریوں تک سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء کانگرس کی بہت بڑی حامی اور خیرخواہ ہے۔ حالانکہ کانگرس نہ صرف کئی بار یہ اعلان کر چکی ہے۔ کہ اُسے کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ کئی سرکردہ کانگرسی لیڈر مذہب کو باعث فتنہ و فساد قرار دے کر اس کو ترک کر دینے کی تلقین کرتے رہتے ہیں سیاسی امور میں ایسے لوگوں کی ہمنوائی اختیار کرنے والے علماء کے متعلق جائز طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کا باوجود اختلاف عقائد سیاسی امور میں اتحاد پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہوں گے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔ جمعیۃ العلماء جہاں کانگرس میں مسلمانوں کی شمولیت اور اس کے پروگرام پر عمل کرنا ضروری سمجھتی ہے وہاں اسے قطعاً یہ گوارا نہیں ہے۔ کہ مختلف فرقوں کے مسلمان سیاسیات میں متحد ہو سکیں۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء کا داعیٔ ترجمان "الجمعیۃ" (۹۔ جولائی) لکھتا ہے:-

"میرٹھ میں جناب شریف الرحمٰن صاحب ممبر آل انڈیا مسلم لیگ نے جو تقریر کی ہے۔ ہم پر اس کا خاص اثر ہوا انہوں نے فرمایا کہ مسلم لیگ کو بے عملوں اور بے دینوں سے پاک رکھنا چاہیئے بے عمل عہدیداروں کو مذہب کی پابندی کے لئے مجبور کرنا چاہیئے۔ اور ان کو عمل کی دعوت دینی چاہیئے۔ ایک زنگاں کا بیان ہے۔ کہ اس تقریر کے بعد ڈاکٹر اشرف صاحب بیرسٹر کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے جوش میں آکر کہا کہ مسلم لیگ کوئی مذہبی جماعت نہیں ہے ہمارا کام روزہ، نماز کی تلقین نہیں۔ ہمارے نزدیک سُنی۔ مرزائی سب ایک ہیں"

"الجمعیۃ" کو ڈاکٹر اشرف صاحب کے الفاظ بہت چبھے ہیں۔ اور اس نے مسلم لیگ کو کوسنے کے بعد لکھا ہے:-

"مسٹر جناح کا بھی یہی خیال ہے۔ اور لیگ کے دستور العمل کی دفعات بھی مذہبی رُوح سے آزاد ہیں"

قطع نظر اس سے کہ مسلم لیگ کا عمل کیا ہے۔ اور وہ کہاں تک سب فرقوں کے مسلمانوں کو ایک سمجھنے پر کاربند ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب ایک فرقہ کے مسلمان دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کو دیندار نہیں۔ بلکہ بے دین سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ انہی سطور میں شیعوں کے متعلق "الجمعیۃ" نے اس لئے فتوے صادر کر دیا ہے کہ مسٹر جناح شیعہ ہیں۔ تو پھر مسلم لیگ سب فرقوں کے مسلمانوں پر مشتمل کیونکر رہ سکتی ہے۔ اور ان کے متعلق بھی جب یہ شرط عائد کی جائے۔ کہ انہیں مذہب کی پابندی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو مسلم لیگ کا کوئی نام لیوا بھی نہ رہے گا۔ مسلمانوں کے لئے مذہبی پابندی نہایت ضروری ہے۔ اور تمام مذہبی احکام پر عمل کرنا دین و دنیا کی کامیابی کا موجب اس کے لئے ہر فرقہ کے مسلمانوں کو نہ صرف اپنے حلقہ کے اندر انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ دوسرے فرقوں کے لوگوں کو بھی خوش اسلوبی اور اپنے نمونہ سے اپنی مانند پابند مذہب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن سیاسیات میں متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اور محض اختلاف عقائد کی بنا پر کسی پارٹی کو بے دین اور بے عمل قرار دے کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی نہیں مارنی چاہیئے:-

تحریک "احیائے خلافت" لفظاً بے معنی ہے

یورپ میں کسی کو "خلیفہ" بنانے کے لئے جو تجویز زیرِ غور ہو رہی ہے۔ اس نے جہاں بعض غرض پرستوں کے لئے یہ موقعہ بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ممدوح کو خلافت کے لئے سب سے بڑھ کر اہل ظاہر کریں۔ وہاں سنجیدہ مسلمانوں کو اس بات کا احساس کرا دیا ہے۔ کہ ان میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جس میں اس منصب کی اہلیت پائی جائے۔ چنانچہ روزنامہ "زمزم" لاہور لکھتا ہے:-

"عملی اعتبار سے اس وقت اسلامی دُنیا میں "احیائے خلافت" کی تحریک لفظاً بے معنی ہے۔ اگر خلافت سے مقصود محض منصب خلافت ہے۔ تو شاہِ مصر تو درکنار۔ ہندوستان کے کسی غلام ذہنی ریاست اور والی ریاست تو الگ کسی سرکار پرست مسلمان لیڈر کو بھی تختِ خلافت پر متمکن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس سے مراد ہے عالم اسلام کا ایک مطاع الکل امیر تو شاہ فاروق تو درکنار غازی مصطفےٰ کمال رضا شاہ پہلوی اور سلطان ابن سعود کے لئے بھی منصب خلافت قبول کرنے کی گنجائش نہیں"۔

جبکہ خلافت اسلام میں ضروری ہے۔ تو مسلمان غور کریں۔ ان کی محرومی کی وجہ کیا ہے:-

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ار جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج صبح خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی ۔ لیکن بعد نماز جمعہ اعصابی کمزوری کی علامات پیدا ہوگئیں احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے ۔ الحمد للہ ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت خشک کھانسی اور مرض سوزش پیشاب کی تکالیف سے مضمحل ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں زیر صدارت مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجلس خدام الاحمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں خالد صاحب بی ۔ اے آنرز سکرٹری مولوی محمد سلیم صاحب اور ماسٹر خلیل احمد صاحب ناصر بی ۔ اے نے تقریریں کیں ۔ اور نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی ؛

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کل بصدارت ماسٹر علی محمد صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کی ۔ جس میں فلسطین کے تاریخی جغرافیائی اور سیاسی حالات پر روشنی ڈالی ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور منشاء کے ماتحت ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء کی رات کو بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ میں ایک جلسہ صرف مردوں کو تحریک جدید کے جملہ مطالبات کی طرف توجہ دلانے کے لئے زیر صدارت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر منعقد ہوا ۔ ایک مختصر سی افتتاحی تقریر کے بعد حضرات ذیل نے مختلف مطالبات کے تمام پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے اہم اور مبسوط تقریریں کیں ۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی محمد سلیم صاحب ۔ قاضی محمد نذیر صاحب ۔ مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی ملک نذیر احمد صاحب ۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اس سے پہلے تحریک جدید کا ایک جلسہ صرف مستورات کا اور ایک جلسہ صرف لڑکوں کا ہو چکا ہے ؛

آج صبح محلہ ناصر آباد میں زیر صدارت سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ خلافت جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۔ حافظ محمد رمضان صاحب اور محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ محلہ نے تقریریں کیں ۔

جونیئر اتھلیٹک میٹ قادیان

احمدیہ سپورٹس کلب کے زیر اہتمام جونیئر اتھلیٹک میٹ کے سلسلہ میں آج ۱۵ جولائی صبح ۶½ بجے سے ۹ بجے تک پروگرام پر عمل ہوتا رہا ۔ شام کو دیگر مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات ماسٹر علی محمد صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی پریذیڈنٹ احمدیہ یونین کلب نے کیا ۔ ٹورنمنٹ کے نتائج حسب ذیل ہیں ۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ میں ناصر احمد کلکتی و احمد حسین اول و دوم رہے ۔ لانگ جمپ و ہائی جمپ میں منور شاہ و احمد حسین اول و دوم رہے ۔ ۲۰۰ گز کی دوڑ میں محمد اسحٰق و احمد حسین اول و دوم رہے ۔ سائیکل دوڑ میں عبد السلام مہتہ و عبد الوحید اول و دوم رہے ۔ ہاپ سٹیپ ۔۔۔

پردہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

خاکسار نے پردہ کے احکام کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے کچھ تشریح چاہی تھی ۔ اس کا حسب ذیل جواب حضور کی طرف سے بذریعہ پرائیویٹ سکرٹری موصول ہوا ۔ خاکسار عباس علی شاہ سکرٹری تعلیم و تربیت نوابشاہ سندھ

سوال ۔ کیا ان بارہ افراد (مذکورہ سورۂ نور) کے علاوہ سب سے پردہ لازمی ہے یا اور استثنائی صورتیں بھی ہیں ۔ مثلاً نبی موعود خلفاء یا عام خلفاء کے بارے میں کیا حکم ہے ۔

جواب ۔ میرے نزدیک جو بمنزلہ ایسے رشتہ داروں کے ہوں ۔ ان سے نیم پردہ جائز ہے یعنی بے تکلفی نہ ہو ۔ مگر سر ڈھانک کر سامنے ہو جائے تو منع نہیں ۔ گو واجب بھی نہیں ۔

سوال ۔ اس وقت عام رواج کے مطابق دیور ۔ بہنوئی ۔ چچا یا ماموں کے لڑکوں یا اسی طرح کے نزدیکی رشتہ داروں سے پردہ نہیں کیا جاتا ۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے ۔

جواب (ان) سے پردہ ہے ہاں یہ پردہ دوسروں سے کم ہے ۔ یعنے جو کم سے کم پردہ ہے وہ ان سے ہے ۔

سوال ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت اقدس کا کیا طریق تھا ۔ اور اس وقت حضور کے خاندان میں کیا طریق ہے ۔

جواب ۔ جواب نمبر ۱ و ۲ کے مطابق

سوال ۔ بعض حالات میں رشتہ دار عورتیں رشتہ داری کی وجہ سے پردہ نہیں کرتیں حالانکہ مندرجہ بالا حکم کے مطابق ان کو پردہ کرنا چاہیئے ۔ تو کیا ان کو مجبور کیا جائے کہ پردہ کریں ۔ اور انسان خود سامنے آنے سے پرہیز کرے ۔ یا جو پردہ نہ کریں ۔ ان کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں

جواب ۔ جو خود پردہ نہیں کرتی ۔ اگر اس پر اختیار ہو تو روکے ۔ ورنہ اس پر گناہ نہیں ۔ ہاں خلوت میں نہ بیٹھے بے تکلف نہ ہو ۔

سوال ۔ کیا یہ درست ہے کہ جس سے نکاح جائز ہے وہ غیر محرم ہے ۔ اور جس سے نکاح نہیں ہو سکتا ۔ وہ محرم اور ہر ایک محرم سے پردہ ناجائز ہے ۔ اور ہر ایک غیر محرم سے پردہ ضروری اور لازمی ہے ۔

جواب ۔ یہ اصول درست نہیں ۔ ہر شادی شدہ عورت سے نکاح ناجائز ہے ۔ مگر پردہ ہے ۔ ایام رضاعت کے بعد دودھ پینے والے سے پردہ نہیں ۔ لیکن نکاح جائز ہے ۔

اخبار احمدیہ

ولادت } ۷ جولائی ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی قادیان کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا ۔ ۲ جولائی جزیرہ سندیپ میں چودہری عبد المتین صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ۔ ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل قادیان کے ہاں ۸ جولائی لڑکا تولد ہوا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نعیم احمد نام تجویز فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

دعائے مغفرت } چودہری منصف خانصاحب کا بھائی چودہری عبد السلام خان جو مدت سے بیمار تھا شملہ میں ۱۰ جولائی کو فوت ہوگیا

حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ کشفی ہے!

روزنامہ "الفضل" مجریہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک مضمون بعنوان "خضر کا قصہ" شائع ہؤا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ یہ قصہ کشفی نہیں۔ بلکہ اصل اور امر واقعہ ہے۔ مگر مجھے بوجوہات ذیل آپ کے اس خیال سے اتفاق نہیں۔

ستمبر ۱۹۲۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں قرآن کریم کے کچھ حصہ کا درس دیا تھا۔ جس میں سورہ کہف بھی شامل تھی۔ اس درس کی روشنی میں مجھے پورا یقین ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ اصل نہیں۔ بلکہ حضرت موسٰے علیہ السلام کا عظیم الشان کشف تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل۔ اور سورہ کہف کے باہمی ربط کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ سورہ بنی اسرائیل میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی۔ اور ترقی کے دوران میں بعض تباہیوں۔ اور مشکلات کا ذکر کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک تباہی مسلمانوں کے لئے بظاہر ایسی نقصان رساں تھی کہ جس کی تلافی کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اس تباہی کا ذکر سورہ کہف میں بتفصیل بیان ہؤا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس سے نجات کی کیا تدبیر ہونی چاہیئے۔ اس تباہی کا اصل سبب عیسائیت کی ترقی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہنے کے لئے سورۂ کہف کی پہلی اور پچھلی آیات کی باقاعدہ تلاوت کی جائے۔

سورۂ بنی اسرائیل میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسراء کا بیان تھا۔ اور سورہ کہف میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل یعنی حضرت موسٰے علیہ السلام کے اسراء کا تذکرہ ہے۔ اور یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ ثانی الذکر کی ترقی بمقابلہ اول الذکر کے ناقص ہوگی۔ اور جو کام حضرت موسٰے علیہ السلام سے انجام پذیر نہ ہوگا۔ اس کی تکمیل حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھوں مقدر ہے۔ نتیجہ یہ کہ اس اسراء کی تعبیر کے مطابق بالآخر اسلام غالب آئے گا۔ اور فتح و ظفر سچے مسلمانوں کو حاصل ہوگی۔ گویا جس قوم نے زمانہ ماضی میں مسیحی اقوام کی سیاسی رو کا مقابلہ کیا تھا۔ آخر اسی قوم کے افراد ان کی مذہبی رَو کو روک دیں گے۔ پس یہ سورۃ تتمہ ہے سورہ بنی اسرائیل کا۔

اس تمہید کے بعد اب میں وہ دلائل بیان کرتا ہوں۔ جن سے یہ امر بپایۂ ثبوت پہونچتا ہے۔ کہ حضرت موسٰے اور حضرت خضر علیہما السلام کا قصہ بلاشبہ کشفی معاملہ ہے۔ اور اسے امر واقعہ یا اصلی کہنا درست نہیں۔

۱ - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحقیقات یہی ہے۔ کہ یہ واقعہ کشفی ہے۔ ہمارے پاس اس کی پہلی دلیل یہ ہے۔ کہ اس قسم کے کسی ظاہری واقعہ کا ذکر بنی اسرائیل کی تاریخ میں پایا نہیں جاتا۔

۲ - بنی اسرائیل کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسٰے علیہ السلام کو معراج ہؤا تھا۔ اور معراج ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کا تاریخوں میں مفصل طور پر ذکر نہ ہوتا تو ممکن ہے۔ کیونکہ وہ ایک کشف یا خواب کی سی چیز ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ حضرت موسٰے علیہ السلام کو سچ مچ کوئی ایسا سفر پیش آیا ہو۔ اور پھر بنی اسرائیل کی تاریخ میں اس کا کوئی ذکر نہ ہو۔ ضرور تعجب خیز ہے۔ اس قسم کے سفر کا ذکر ان کی تاریخ میں ضروری تھا۔

۳ - حضرت موسٰے علیہ السلام کا کوئی سفر قبل از بعثت ثابت نہیں بجز مدین والے سفر کے۔ مگر اس سفر میں آپ اکیلے تھے۔ البتہ واپسی پر آپ کی بیوی آپ کے ہمراہ تھی۔ مگر زیر بحث سفر میں کوئی جوان آدمی آپ کے ہمرکاب بتایا گیا ہے۔

۴ - بعثت کے بعد حضرت موسٰے علیہ السلام کا کوئی ایسا سفر اپنی قوم سے علیحدہ مذکور نہیں۔ حالانکہ تاریخ میں ان کے عمر بھر کے حالات موجود ہیں۔

۵ - جب حضرت موسٰے علیہ السلام چند دن کے لئے اپنی قوم سے دُور کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو آپ کے بعد بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی شروع کر دی۔ اور یہ بہت ہی ابتدائی واقعہ ہے۔ اس تلخ تجربہ کے بعد یہ قرین قیاس نہیں۔ کہ حضرت موسٰے علیہ السلام نے کوئی اور لمبا سفر اختیار کیا ہو۔

۶ - حضرت موسٰے علیہ السلام مہینہ سوا مہینہ کے لئے کوہ طور پر جاتے ہیں اور قوم میں حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے بطور اپنا خلیفہ مقرر فرماتے ہیں۔ مگر جو سفر زیر بحث ہے۔ اگر یہ سچ مچ پیش آیا تھا۔ تو پھر کسی خلیفہ کا ذکر کیوں نہیں پایا جاتا ہے۔

۷ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ما کان الکنز الا علماً۔ کہ وہ خزانہ جس کی حفاظت کے لئے حضرت موسٰے علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کے ساتھ مل کر دیوار کی تعمیر کی تھی۔ اس سے مراد علم ہے۔ یہ تعبیر صاف بتاتی ہے۔ کہ متقدمین کے نزدیک بھی یہ واقعہ کشفی تھا۔ اور تعبیر طلب۔

۸ - واقعہ کی اندرونی شہادۃ بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ کشف تھا۔ مثلاً غرقِ سفینہ ہی کو لے لیا جائے سوال یہ ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کو بالکل بےکار کر دیا تھا؟ یا معمولی نقصان پہونچایا تھا پہلی صورت میں سب مسافروں کو غرق ہو جانا چاہیئے تھا۔ بصورت دیگر معمولی عیب ایسا نہ تھا کہ بادشاہ اس کشتی پر قبضہ نہ کرتا۔ پھر قتلِ نفس کا واقعہ بھی ایسا ہی ہے۔ یہ شریعت و شرافت کے خلاف ہے کہ ایک بچہ کو اس لئے قتل کر دیا جائے۔ کہ وہ (گو ابھی معصوم بچہ ہے) بڑا ہو کر قاتل و سفاک ہوگا۔

حضرت میر صاحب موصوف نے پنڈت لیکھرام کے واقعۂ قتل سے تمسک فرمایا ہے۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ اس کا قاتل آج تک لاپتہ ہے۔ مگر یہ بات تو زیر بحث ہی نہیں۔ لیکھرام کیا۔ ہزاروں لوگ قتل ہوتے ہیں۔ کبھی قاتل گرفتار ہوتا ہے۔ کبھی نہیں۔ اصل بات جو قابل غور ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک معصوم بچہ قتل کیا گیا۔ اور پوچھنے پر یہ کہہ کے ٹال دیا گیا۔ کہ یہ جوان ہو کر بہت بڑا مجرم ہوگا۔ کیا یہ جواب تسلی بخش تھا۔ اور ایک جج۔ اور قاضی کے نزدیک جواز قتل کی وجہ بن سکتا ہے؟ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔

حضرت میر صاحب فرماتے ہیں۔ خواب یا کشف میں اگر موسٰی علیہ السلام کو یہ دکھایا جائے۔ کہ آپ سے بڑھ کر عالم دنیا میں موجود ہے۔ تو اس سے موسٰے علیہ السلام پر حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ مگر ایک معصوم بچہ قتل کیا جائے۔ اور موسٰے علیہ السلام اس فعل کو سخت ناپسند کریں۔ اور زور دے کر پوچھیں کہ ایسا کیوں کیا گیا تو خضر علیہ السلام یہ کہہ کے خاموش کرا دیں۔ کہ بس میاں اپنا وعدہ کا پاس کرو۔ تم شاگرد ہو لہذا خاموش رہو

اور وہ بے چارے خاموش ہو جائیں اور جب شدید انتظار کے بعد اس کی تفصیل کا وقت آئے۔ تو یہ جواب دے دیا جائے۔ کہ گو یہ بچہ آج معصوم اور بے گناہ ہے لیکن چونکہ اس نے جوانی کے زمانہ میں خونی ڈاکو بننا ہے لہذا اگر یہ کشتن روز اول اسے آج ہی عدم آباد پہونچا دینا ضروری ہے۔ ببیں تفاوت از کجا است تا بہ کجا غالباً سانپ یا بچھو کا بچہ ہوگا ؛

تیسرا واقعہ تعمیر دیوار کا ہے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شریف آدمی خواہ وہ اپنی دنیوی یا دینی وجاہت کے لحاظ سے کتنا ہی چھوٹا ہو ایسا نہیں ہوسکتا۔ جو غریب یتیم کا کام کرے یہ خواہش کرے۔ کہ اس کا معاوضہ ملے بالخصوص جبکہ اس سے کسی نے درخواست نہ کی ہو۔ کہ ہمارا کام کر دیا جائے لیکن حضرت موسٰے علیہ السلام ایسے عظیم الشان نبی ایک معمولی سا کام انجام دیں۔ اور کھانے کا مطالبہ کریں۔ اس پر طرہ یہ کہ ضیافت سے انکار کرنے والے بداخلاق اہل قریہ تھے۔ جن کو ان یتیموں کی دیوار کے گرنے یا نہ گرنے سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ ورنہ وہ خود پہلے سے تعمیر کر دیتے۔ پھر ایسی صورت میں موسٰے علیہ السلام کا مطالبہ اجرت یقیناً ان تیامٰے سے ہوگا۔ اور یہ امر موسٰے علیہ السلام کی شان بزرگ کے سراسر خلاف ہے۔

(۹) یہ سارا واقعہ بحیثیت مجموعی اس بات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ یہ کشف ہے نہ اصلی قصہ۔ کیونکہ واقعی قصہ ہونے کی صورت میں اس سفر کی عظمت بالکل گر جاتی ہے۔ اور یہ معاملات اتنے حقیر بن جاتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی معمولی آدمی بھی سفر اختیار نہیں کرتا چہ جائیکہ موسٰے علیہ السلام ایسے عظیم الشان نبی کشتی توڑنے۔ معصوم بچہ کو قتل کرنے۔ قریب الانہدام دیوار کی مرمت کرنے کو اتنی اہمیت دیں۔ کہ خضر علیہ السلام کی ہزار ہزار منت کر کے ان کی شاگردی اختیار کریں۔

(۱۰) ماوردی کی روایت ہے۔ کہ خضر علیہ السلام سے مراد ایک فرشتہ ہے۔ یہ بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ اصلی واقعہ نہیں بلکہ کشف ہے

(۱۱) حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کاش موسٰی چپ رہتے۔ تا ہمیں باقی باتوں کا بھی علم ہو جاتا۔ یہ امر اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ یہ واقعہ ایک کشف تھا۔ جو عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل تھا۔ ورنہ اگر ظاہری واقعہ ہوتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایسی خواہش نہ فرماتے۔

فی الحال میں ان گیارہ دلائل پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ آئندہ اس مضمون کے دیگر پہلو پیش کروں گا۔ انشاء اللہ

میں یہ امر خاص طور پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ گو میرے نزدیک بلکہ ہر احمدی کے نزدیک خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے بعد اپنی رائے کو ترک کر دینا بہتر اور موجب سعادت ہے اور اگر کوئی صاحب کسی علمی مسئلہ میں اختلاف کو جائز سمجھیں تو بھی یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ اس اختلاف کو جماعت میں پیش کریں۔ تاہم میں خضر و موسٰے علیہما السلام کے واقعہ کو نہ صرف اس لئے کشفی سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ تھا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اس خیال کے قائل اور مؤید ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک محولہ بالا دلائل کے مقابلہ میں حضرت میر صاحب کے دلائل کمزور ہیں۔ آخری فیصلہ بہر حال ہمارے امام و مطاع۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے اختیار میں ہے لہذا بحث و تمحیص کے بعد حضور سے قطعی فیصلہ کی درخواست کی جاتی ہے مقصود یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ مقام پوری طرح حل ہو جائے ؛

والسلام

موسم گرما میں با آرام رہنے کا آسان طریق

ہمارے ملک میں گرمیوں کا موسم بالعموم سخت تکلیف دہ ہوتا ہے خصوصاً جن لوگوں کو پسینہ زیادہ آتا ہے۔ ان کی حالت سخت قابل رحم ہوتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے بار بار پانی پینا پھر پسینہ کے ذریعہ نکال دینا بس یہی ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بے چینی۔ گھبراہٹ تکان۔ عضلات کا پھڑکنا بے خوابی اعصابی ضعف۔ توجہ کا قائم نہ رکھ سکنا۔ کام کاج کو جی نہ چاہنا۔ سر درد۔ یہ سب علامات کم و بیش سب میں پائی جاتی ہیں۔ اور اس کی وجہ گرمی کی زیادتی اور پسینہ کا بار بار آنا ہے ؛

تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ گرمی کی تکلیف کا باعث پانی کی کمی نہیں ہوتی بلکہ دراصل نمک کی کمی کے باعث یہ سب علامات نمودار ہوتی ہیں۔ بار بار پانی پی لینے سے یہ علامات دور نہیں ہوتیں بلکہ زیادہ پسینہ آکر حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس کا علاج صرف یہ ہے۔ کہ گرمیوں میں نمک زیادہ کھایا جائے۔ اور سادہ پانی کی بجائے نمکین پانی پیا جائے۔

جہازوں کے انجن روم اور گہری کانوں کے اندر کام کرنے والے مزدوروں میں بھی یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ ان کو بھی گرمی کی وجہ سے پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ اور مندرجہ بالا سب علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ پانی میں ایک چٹکی معمولی نمک ڈال کر پی لیں۔ تو سب علامات تکان وغیرہ رفع ہو جاتی ہیں۔ جو سادہ پانی سے ہرگز رفع نہیں ہوتیں ؛

یہ حقیقت ہے کہ گرمیوں میں جسم انسانی کو نمک کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ پسینہ اور پیشاب وغیرہ کے راستے بہت سا نمک جسم کے اندر سے نکل جاتا ہے جس کی تلافی ضروری ہوتی ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں کم سے کم نمک موسم گرما میں کھایا جاتا ہے۔ جبکہ اس کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ رمضان کے دنوں میں سحری کے وقت اگر لسی پینی ہو تو نمک کے متعلق تاکید کی جاتی ہے کہ کم ہو ورنہ پیاس لگے گی۔ غرضیکہ نمک کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پسینہ کے ذریعہ نمک جسم سے خارج ہو کر سخت بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے۔ میں اپنے بھائی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ موسم گرما میں تندرست اور خوش رہنا چاہتے ہیں۔ تو نمک کا خوف دل سے نکال دیں۔ اور خوشی سے نمک زیادہ استعمال کیا کریں۔ کئی لوگوں کا تجربہ ہے۔ کہ وہ گرمیوں میں نمک زیادہ کھا کر تندرست رہتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ پانی میں یا لسی میں اچھی طرح نمک ڈالا کریں۔ اور سالن پر بھی کھانا کھاتے وقت نمک ڈال لیا کریں۔ مگر حد اعتدال کے اندر۔ کیونکہ جس طرح نمک کی کمی مضر ہے۔ اسی طرح نمک کی زیادتی بھی مضر ہے ؛

جن لوگوں کو استسقا یا گردوں کا مرض ہو مثلاً پلکوں اور ٹخنوں پر ورم ہو۔ ان کو نمک سے پرہیز ضروری ہے اسی طرح حاملہ عورتوں کو حمل کے آخری ایک دو ماہ میں گوشت اور نمک کم کھانا چاہیئے۔ نمک کی کمی کی وجہ سے وضع حمل جلدی ہو جاتا ہے۔ اور تکلیف بھی کم

اسلامی قانون وراثت

مرد اور عورت کے حقوق

بانئے اسلام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر وراثت میں عام طور پر عورتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ بلکہ عرب میں تو یہاں تک اندھیر تھا۔ کہ خود عورت کو ایک منقولہ جائداد کی حیثیت میں سمجھا جاتا تھا۔ اور ورثہ میں جہاں اور اشیاء متوفی نرینہ اولاد کے درمیان تقسیم ہوتی تھیں وہاں اس کی بیویاں بھی اس ترکہ کے ساتھ بانٹی جاتی تھیں۔ زمانہ جاہلیت کا یہ دستور ایسا غیر معقول اور بھیانک ہے کہ اس کے تصور اور خیال سے بھی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔ اس گمراہی اور ضلالت کے وقت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ نے دیگر مذموم رسوم کے ساتھ اس رسم کا بھی قلع قمع کیا اور عورت کو ایک عزت اور احترام کے مقام پر کھڑا کیا

اسلامی قانون وراثت میں جہاں مرد کے حصص مقرر کئے گئے ہیں وہاں عورت کے حصص بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ضروریات اور حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ایک کا حصہ ترکہ میں دکھلایا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (سورۃ النساء ع) کہ ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں مردوں کا حصہ ہے۔ اور عورتوں کا بھی ترکہ زیادہ ہو یا کم اس میں مرد اور عورت دونوں کا مقرر شدہ حصہ ہے۔

حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں۔ کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار رہا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے حضور سے عرض کیا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ اور مال بہت ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں۔ حضور نے فرمایا نہیں اس کے بعد میں نے دریافت کیا تو ۲/۳ کی وصیت کر دوں۔ حضور نے انکار فرمایا۔ تب میں نے ۱/۲ کے متعلق عرض کیا۔ اس پر بھی حضور نے انکار فرمایا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ ۱/۳ وصیت کر دوں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہاں ۱/۳ کی وصیت کر دو۔ یہ بہت ہے۔ اور اپنے بعد اپنے عزیزوں کو صاحب مال چھوڑنا اس سے بہت بہتر ہے۔ کہ انہیں محتاج چھوڑا جائے۔ کہ وہ لوگوں سے سوال کرتے پھریں (مشکوٰۃ باب الوصایا)

قرآن مجید کے مذکورہ بالا ارشاد اور اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ اسلامی قانونِ وراثت میں مرد اور عورت دونو حقدار ہیں۔ اور جو حصہ ان کا شریعت نے مقرر کر دیا ہے۔ اس پر عمل کرنا۔ ضروری اور لازمی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش ہوا جس میں عورت کو حصہ سے محروم کیا جاتا۔ یا اولاد میں سے بعض کو تو حصہ دیا جاتا اور بعض کو نظر انداز کیا جاتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ بلکہ اسے ناجائز قرار دیا

اولاد میں مساوات

حدیث شریف میں تو یہانتک آیا ہے۔ کہ زندگی میں بھی اگر ایک شخص اپنی اولاد کو کوئی ہبہ کرنا چاہے۔ تو اس میں مساوات کو قائم کرے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی اولاد میں سے ایک کو ایک چیز ہبہ کر دے اور باقی اولاد کو اس سے محروم کرے۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ انّ اباہ اتیٰ بہ الی رسول اللہ فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال اکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ (بخاری جلد دوم باب الھبۃ للولد واذا اعطیٰ بعض ولدہٖ شیئا لم یجز) کہ اس کے والد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام بخشا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ساری اولاد کو ایک ایک غلام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بھی واپس لے لو۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم کہ اے لوگو اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور اپنی اولاد میں مساوات قائم کرو۔

اس سے ظاہر ہے کہ اولاد میں مساوات ہونی چاہیئے۔ اور مرنے کے بعد ترکہ میں جو شریعت نے حصہ مقرر کیا ہے۔ ہر ایک کو اس کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ زندگی میں بھی ظاہری لحاظ سے ہر طرح ان میں مساوات رکھی جائے۔

وراثت کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان

وہ لوگ جو لڑکوں کو تو وراثت میں حصہ دار سمجھتے ہیں۔ مگر لڑکیوں کو اس سے محروم قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف نہیں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ (مشکوٰۃ باب الوصایا) کہ جو شخص کسی وارث کو محروم کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جنت سے اس کا حصہ کاٹ دیتا ہے اور اسے محروم کر دیتا ہے۔ اس واضح ارشاد نبوی کے ہوتے ہوئے لڑکیوں کو یا اولاد میں سے بعض کو وراثت سے محروم کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے مبعوث کیا ہے۔ کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی آپ شریعت اور مذہب اسلام کو دوبارہ رائج کریں گے۔ اور جن باتوں کو لوگ فراموش کر چکے ہیں۔ انہیں دوبارہ قائم کریں گے۔ حضور کا اپنا اسوہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی لڑکیوں کو شریعتِ اسلامی کے مطابق لڑکوں کے ساتھ حصہ دیا۔

پس احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اہم کام کی طرف پوری پوری توجہ دے کر اس پر عمل کریں۔

گذشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ لیا تھا۔ کہ احمدی احباب شریعتِ اسلامیہ کے اس قانونِ وراثت کی پابندی کریں گے۔ اور لڑکیوں کو باقاعدہ مقررہ حصہ دینگے ہمارا یہ عہد کرنا ہم پر دوہری ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ کہ خلیفۂ وقت کے سامنے اس امر کا اقرار کیا ہے۔ اس لئے اس کی پابندی بہرحال لازمی ہے۔

وباللہ التوفیق

(خاکسار ملک محمد عبداللہ مولویفاضل)

مجالس خدام الاحمدیہ کی ہفتہ وار رپورٹیں

بیرونی مجالس میں سے اکثر اپنے کام کے متعلق ہفتہ وار رپورٹیں بھجوانے میں بے حد تساہل سے کام لے رہی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ فوراً ارسال کر دیں نیز آئندہ ہر ہفتہ کی رپورٹ جمعہ کے دن بھجوا دیا کریں۔ تاکید ہے بیرونی مجالس کے زعمائے کرام رسید بکوں کی رسیدگی سے بھی اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حفظان صحت

جسم انسانی کیلئے ایک آسان اور ضروری علاج (۲)

[بیصنر رجلاب؟]

کولن یعنی بڑی آنت کے متعفن اور زہریلے مواد کے خون میں ملنے کے کسی قدر نقصانات اور قبض کے کچھ مضرات پہلی قسط میں لکھ چکا ہوں اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ قبض کشا ادویہ سے کسی فائدہ کی بجائے الٹا نقصان پہنچتا ہے۔ اب کولن کی صفائی کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

ایک مدرو کو جس میں شہر بھر کی نالیاں اور میل کچیل داخل ہوتی ہے صاف کرنے کے لئے پانی سے دھویا جاتا ہے۔ یہی طریقہ کولن کے صاف کرنے کا ہے۔ پانی کی کافی مقدار اندر پہنچا کر اسے فلش کیا جاتا ہے۔ اس طرح سالہا سال سے جو کثافت کولن کی دیواروں پر جم کر سخت پتھر سی ہو جاتی ہے اور جس میں چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہوتے اور انڈے دیتے ہیں۔ خارج ہو کر طبیعت ہلکی اور صحت کی درستگی کا باعث بنتی ہے۔

نئی دریافت

نیو ہائجین نامی کتاب میں ڈاکٹر ولسن نے اسے نئی دریافت کے نام سے پکارا ہے۔ کیونکہ یہ پہلے مروجہ انیما یا حقنہ سے کئی پہلوؤں میں مختلف ہے۔ ڈاکٹر ولسن نے دلائل اور تجربات درج کرنے کے بعد بتایا ہے یہ طریق بہت مفید اور کئی امراض کا صرف ایک ہی مکمل علاج ہے۔ خاکسار نے بھی اس طریق علاج کے فوائد کا خود اور بہت سے دیگر حاجت مندوں پر تجربہ کیا ہے جس سے ہمیشہ حوصلہ افزا نتائج نکلے ہیں۔ مجھے تپ دق کے قدرتی علاج کے دوران میں اس سے بہت مدد ملی۔ میرے والد صاحب کو درد گردہ کے شدید دورے پڑا کرتے تھے۔ انہوں نے غذا وغیرہ کے متعلق دیگر ہدایات پر بھی کوئی خاص عمل نہ کیا تھا۔ صرف کولن فلشنگ سے ان کا تکلیف دہ مرض قریباً قریباً جا چکا ہے۔

پادری ڈاکٹر ہال کے تجربات

مسٹر ولسن نے لکھا ہے کہ بدقسمتی سے ڈاکٹر ہال تپ دق کا شکار ہو گیا فیملی ڈاکٹر نے بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا۔ پھر میڈیکل کونسل کے نامور اور چیدہ ڈاکٹروں نے فرداً فرداً نہایت توجہ سے ملاحظہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ ایک پھیپھڑہ بہت خراب ہو چکا ہے اور دوسرا بھی متاثر ہو رہا ہے سب کا خیال تھا کہ بیچارہ ہال چند روز کا مہمان ہے۔ مگر ڈاکٹر ہال مایوس ہونے والا آدمی نہ تھا۔ اس نے آخر تک مرض کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اور جویندہ یابندہ کے مطابق کولن فلشنگ کی تجویز اسے مل گئی۔ جس سے اسے کمال فائدہ پہنچا۔ جس وقت کونسل نے پادری ہال کو مایوس کیا تھا۔ اس کے متعلق ہال نے خود لکھا ہے کہ:۔

"اس وقت میرے بدن کا گوشت بہت کم ہو گیا تھا۔ میں محض ڈھانچہ سا رہ گیا تھا۔ چہرہ پر زندگی کے آثار باقی نہ رہے تھے۔ جسم میں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ مکان سے باہر جا سکوں چند قدم چلنے سے دم پھول جاتا تھا۔ میرا وزن گھٹتے گھٹتے ڈیڑھ من رہ گیا تھا"

اس کے بعد ڈاکٹر ہال چالیس سال تک صحت کے ساتھ زندہ رہا اور اپنی صحت کے متعلق اس نے لکھا۔

"اب میں توانا اور تندرست ہوں۔ میری عمر اسی سال کے قریب ہو چکی ہے۔ وزن اڑھائی من سے زیادہ ہے۔ جسمانی اور دماغی حالت میں نمایاں ترقی ہے۔"

ڈاکٹر ہال نے ایک چھوٹا سا رسالہ "ڈاکٹر ہال کا طریق صحت یعنی جملہ امراض کا علاج" لکھ کر شائع کیا تھا۔ جس میں ضروری تشریح۔ تجربات اور اس ایجاد کے حالات تحریر کئے۔ یہ رسالہ قیمت زیادہ ہونے کے باوجود یورپ و امریکہ میں بکثرت فروخت ہوا۔ ہر ایک خریدار کو ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھ کر دینا پڑتا تھا۔ "کہ میں اس طریق علاج کو اپنے کنبہ کے سوا کسی کو نہ بتلاؤں گا" مگر ایک احمدی کے لئے ایسی تنگدلی کسی حال میں مناسب نہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست نہ صرف اس کی خود آزمائش کریں گے۔ بلکہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے علاوہ دیگر حاجت مندوں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔

اس رسالہ کے ذریعہ شروع شروع میں پانچ لاکھ اشخاص نے فائدہ اٹھایا۔ اور اس وقت تک ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ ڈاکٹر ہال کا بیان ہے کہ بیس ہزار سے زیادہ معزز اصحاب نے مختلف امراض میں تجربہ کے بعد انہیں نہایت تعریفی خطوط بطور شکریہ اور سرٹیفکیٹ روانہ کئے۔

ڈاکٹر ہال کی طرح ڈاکٹر ٹرنر اور ڈاکٹر فارسٹ وغیرہ نے بھی اس طریق کے متعلق بہت دلچسپ تائیدی واقعات لکھے ہیں۔ اگلی قسط میں کولن فلش کرنے کی ترکیب۔ ہدایات اور عملی باتیں بیان کی جائیں گی۔ احقر۔ عبد القیوم خان سفیر تجارتی۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

کانپور میں احمدی مبلغ کا لیکچر سننے کا اشتیاق

۲۸/جون کو ہمارے مبلغ مولوی محمد سلیم صاحب کانپور تشریف لائے۔ مولوی عبد المالک خان صاحب مولوی فاضل مبلغ یو۔پی کانگرس دفتر میں گئے۔ کہ مولوی صاحب کا ایک لیکچر فلسطین کے متعلق "تلک ہال" میں کرا دیا جائے۔ لیکن کانگرس والوں نے ٹالنا چاہا۔ اور مولوی عبد المالک خان صاحب کے کئی بار جانے پر بھی کانگرس کے کرتا دھرتا رضامند نہ ہوئے۔ اس کے بعد چوہدری غلام رسول صاحب سیالکوٹی کی تجویز کے مطابق کوشش کی گئی کہ مسلم لیگ کی طرف سے جلسہ ہو جائے۔ اور دو دن کی سرتوڑ کوشش کے بعد کچھ کامیابی ہوئی۔ اور ۲۹/جون کو ۱۱ بجے منادی کرا دی گئی کہ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل جو فلسطین۔ مصر۔ عراق۔ ایران۔ شام دمشق بیت المقدس وغیرہ کا دورہ کر کے آئے ہیں وہاں کے حالات بیان کریں گے۔ سب سامان مکمل ہو گیا۔ سٹیج وغیرہ لگوا دیا گیا۔ دریاں بچھا دی گئیں۔ کہ ۴ بجے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا۔ خاکسار اور مولوی عبد المالک خان صاحب کوتوال صاحب کے پاس گئے۔ کہ ہمارا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ مہربانی سے اجازت دیجئے۔ لیکن انہوں نے مجبوری ظاہر کی۔ اس کے بعد مولانا حسرت موہانی صاحب اور ڈاکٹر عبد الصمد صاحب پریذیڈنٹ مسلم لیگ کی طرف گئے۔ انہوں نے کلکٹر کو فون کیا۔ مگر وہ بھی رضامند نہ ہوئے۔ پبلک میں جوش پھیل گیا۔ کہ ہم دفعہ ۱۴۴ توڑ دیں گے۔ جیلوں کو بھر دیں گے۔ آپ مولوی صاحب کو لائیے۔ ہم ضرور لیکچر کرائیں گے۔

میں چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹی۔ بابو عبد الحق صاحب محمد اسحٰق صاحب بھاٹی سراج الدین صاحب سائیکل مرچنٹ۔ محمد حلیم صاحب۔ مستری قمر الدین صاحب کا بصدق دل شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت تن دہی سے مدد کی۔ ہر قسم کا سامان وغیرہ فراہم کیا۔ بلکہ اس کام کا بیڑہ اٹھانے والے یہی اصحاب تھے۔ حکیم نواب علی صاحب پریذیڈنٹ مسلم کمیٹی وارڈ نمبر ۹ مسٹر محمد اشفاق صاحب سکرٹری وارڈ نمبر ۹۔ حکیم مختار احمد صاحب مسٹر فاروقی صاحب پریذیڈنٹ وارڈ نمبر ۹۔ محمد رشید صاحب منشی حسن علی صاحب مستری فخر الدین صاحب جنہوں نے جلسہ گاہ میں بجلی فٹ کی۔ نے [؟] جلسہ منعقد کرنے کی کوشش میں نمایاں حصہ لیا۔ میں ان تمام احباب کا جماعت احمدیہ کانپور کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار ملک محمد سعید خان منصور پوری)

الٰہی تصرف کی قابل فکر مثال

بارہ جولائی ۱۹۳۸ء کے "الفضل" میں خاکسار کا ایک خط جو لاہور کے ایک دوست کے خط کا جواب تھا شائع ہوا ہے۔ اس میں بعض ہندو دوستوں کے شبہ کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ان کو ۷ جولائی ۱۹۳۸ء کے "الفضل" میں لالہ کلیانداس صاحب رئیس اعظم ملتان کے بیان کے متعلق پیدا ہوا۔ میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ اعتراض کرنے والے اصحاب خود اپنی ضمیر پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ آیا وہ خود اس قسم کا جعلی بیان شائع کرنا پسند کریں گے۔ نیز میں نے مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ براہ راست لالہ صاحب موصوف کو خط لکھ کر دریافت کر لیں کہ آیا الفضل مورخہ ۷ جولائی ۳۸ء میں شائع شدہ بیانات ان کے اپنے ہیں یا نہیں۔

اسی طرح ایک دوست نے گوجرانوالہ کے ہندو دوستوں کے متعلق بھی بیان کیا۔ کہ وہ ان بیانات کو غلط قرار دیتے ہیں اور کہ وہ خود تحقیقات کے لئے ملتان خطوط بھیجنے والے ہیں۔

میں اس قسم کے اعتراضات سے حیران تھا۔ کہ الٰہی کیا لوگ اس قسم کا جھوٹ بھی بنا لیتے ہیں۔ کہ اپنی طرف سے لکھ کر دوسرے کی طرف منسوب کر کے کوئی بیان شائع کر دیں۔ اور ان اعتراضات کے پیش نظر مجھے ڈر پیدا ہوا۔ کہ اگر خدانخواستہ ان بیانات میں چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی نکل آئی۔ تو اسی کو ایسے لوگ نشانہ بنا لیں گے۔ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ لالہ کلیانداس صاحب نے جب اپنے بیانات پڑھے۔ تو اظہار خوشنودی کا ایک خط خاکسار کو لکھا جس میں وہ لکھتے ہیں:-

"کل روزنامہ الفضل کے پرچہ میں مضمون پڑھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ کہ میں جناب کو بھولا نہیں۔ مضمون میں نے بغور پڑھ لیا ہے۔ اور بالکل صداقت پر مبنی ہے۔ آپ نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔"

پھر لکھتے ہیں۔

"ابھی میرے ایک دوست جو اکثر اخبار کے ایڈیٹر ہیں تشریف لائے۔ تو الفضل میز پر سے اٹھا کر پڑھنے بیٹھ گئے۔ اور پھر مجھ سے بحث شروع کر دی لیکن مجھے فخر ہے۔ کہ وہ خود قائل ہو گئے۔ اور انہوں نے قسم کھائی۔ کہ آئندہ ایک بھی گستاخانہ لفظ ان کی شان کے خلاف نہ کہوں گا۔ اور میں معافی چاہتا ہوں۔"

اب میں ان ہندو دوستوں کو ایک بار پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے ابتک جناب لالہ کلیانداس صاحب سے براہ راست دریافت نہیں کیا۔ تو اب کر لیں۔ اور مفت کی بدظنی کا شکار رہ کر نقصان نہ اٹھائیں جن صاحبان نے لالہ کلیانداس صاحب کا مفصل بیان ۷ جولائی ۱۹۳۸ء کے الفضل میں پڑھا ہے۔ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ لالہ صاحب موصوف بغداد تشریف از خود گئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی سے قطعاً واقف نہ تھے۔ اور انہوں نے حضور پر نور کو پہلی مرتبہ خانیوال سٹیشن پر دیکھا۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ قادر مطلق خدا نے کس طرح ایک صداقت کا انکشاف فرمایا۔ جب لالہ صاحب موصوف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر گئے اور انہوں نے زیارت کی خواہش کی تو ان کے اندر نور پیدا ہوا۔ پھر ایک شکل سامنے نظر آئی۔ اور وہ شکل تھوڑی دیر میں غائب ہو گئی۔ پھر چار سال کے عرصہ میں انہوں نے باوجود مختلف جگہوں کی سیر کرنے اور لاکھوں انسانوں کو دیکھنے کے ویسی شکل کبھی نہ دیکھی۔ مگر ۹ مئی ۱۹۳۸ء کو کراچی میل سے ڈیرہ خانیوال کے سٹیشن پر جب لالہ صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو دیکھا۔ تو حضور کی شکل مبارک وہی تھی۔ جو اس سے چار سال پہلے حضرت سلمان فارسیؓ کے مزار پر نظر آئی تھی۔ یہ ہے الٰہی تصرف اور یہ ہے اس بات کا ثبوت کہ آج اگر کسی نے شناخت حاصل کرنی ہے اور سچے خدا سے تعلق قائم کرنا ہے۔ تو اس نورانی وجود سے تعلق پیدا کرے۔ خاکسار حشمت اللہ قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما ۱۳ جولائی۔ ہسپانی خانہ جنگی کے آغاز سے لیکر اس وقت تک ۱۲۰۰ اطالوی ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں ان میں ۲۰۸ افسر تھے سرکاری فوج کے ۵۰۰ طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ جس میں ۴۸۷ کا اعتراف حکومت نے کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۳ جولائی۔ مصر اور سوویٹ روس کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ثبت ہو گئے ہیں اس معاہدہ کی رو سے سوویٹ روس کو مصر میں پروپیگنڈا کی اجازت نہیں ہوگی۔

جھانسی ۱۳ جولائی۔ بالی کے تین ہزار مزارعین جن میں اڑھائی سو عورتیں بھی شامل تھیں۔ کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر جنگل کے ایسے علاقہ میں گئے جہاں سے لکڑی کاٹنے کی ممانعت تھی اور لکڑی کاٹنا شروع کر دی۔ یہ اقدام اس بنا پر کیا گیا۔ کہ گذشتہ دنوں انہوں نے حکومت یوپی کو الٹی میٹم دیا تھا کہ ممنوعہ علاقہ سے لکڑی کاٹنے کی اجازت دی جائے ورنہ مزارعین ستیہ گرہ کریں گے ایک مقامی سکول کے طلباء نے ستیہ گرہیوں سے ہمدردی کے طور پر ہڑتال کی۔

بیت المقدس ۱۳ جولائی فلسطین میں دہشت انگیزی کی وارداتوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ حیفہ میں شمالی سرحد پر برطانوی حکام عربوں کے حملے کو روکنے کے لئے ایک نئی تدبیر سوچی ہے، رات کے وقت برطانوی حکام مسلح فوج کے ساتھ گشت کرتے ہیں عرب فوج کو آگے رکھا جاتا ہے۔ جب عرب اس فوج پر حملہ کرتے ہیں تو برطانوی فوج پیچھے سے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتی ہے اور اس طرح ان کی سرگرمیوں کا خاتمہ کر دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ حکومت بنگال نے آج مزید ۵۲ نظر بندوں کی غیر مشروط رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں اس وقت تک ۳۶۳ قیدی رہا کئے جا چکے ہیں۔ ۱۴ جولائی کی خبر ہے کہ مزید ۴۳ سیاسی نظر بندوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ناگپور ۱۳ جولائی۔ آنریبل وزیر اعظم سی۔ پی جہیز کے خلاف ایک مسودہ تیار کر رہے ہیں جو عنقریب حکومت کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی رنگ میں بھی جہیز دینا یا لینا قابل تعزیر متصور کیا جائیگا۔

پراگ ۱۴ جولائی۔ سنڈے ایکسپریس لندن کا نامہ نگار مقیم پراگ رقمطراز ہے کہ ہٹلر کے اس ارادہ سے کہ آسٹریا کی طرح چیکوسلوویکیہ پر بھی قبضہ کر لیا جائے۔ چیکوسلوویکیہ میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے پراگ میں سکولوں کے طلباء سڑکوں پر یہ ترانہ گاتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ "اے ہٹلر اگر تو نے ہمارے ملک کا رخ کیا تو ہم تیری گردن توڑ دیں گے"۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ قانون واگذاری اراضیات مرہونہ میں ایک ترمیم پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ متمول زمیندار اس بل سے فائدہ اٹھا کر اراضیات مرہونہ واگذار نہ کرا سکیں گے۔ معلوم ہوا ہے اس تبدیلی سے ۸۰۰ بڑے زمینداروں پر اثر پڑے گا۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ آج دارالعوام میں ہسپانوی باغیوں کے ہاتھوں برطانوی جہازوں کو نقصان پہنچنے کا ذکر آیا۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ جنگ کے وقت امتیاز رکھنا بہت مشکل ہے حکومت اس کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ آج وزیر اعظم نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ عنقریب ایک بین الاقوامی کمیشن فلسطین بھیج رہی ہے یہ کمیشن بہت جلد کام شروع کر دے گا۔ اور اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

شنگھائی ۱۳ جولائی۔ جنوبی چین میں ہنکاؤ کی طرف بڑھنے والی جاپانی فوج چونچنگ سے دس میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہے۔ چینی ہنکاؤ کی غیر ملکی جائدادیں برباد کر رہے ہیں تاکہ ان سے جاپانی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ آج پنجاب اسمبلی میں مرہونہ اراضی سے متعلق بل میں اس مطلب کی ایک ترمیم منظور کی گئی ہے کہ مجوزہ قانون کی زد میں ۱۹۰۱ء تک مرہونہ اراضی بھی آ جائیں نیز اس امر کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے گا کہ اراضی غیر زراعت پیشہ لوگوں کے پاس ہیں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ترمیم سے حزب مخالف کے اعتراضات ایک حد تک کم ہو جائیں گے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سنڈے ریفری کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنے سیاسی نمائندوں کی وساطت سے حکومت برطانیہ سے شدید مطالبات کئے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان مطالبات کو رد کردہ اشخاص جو اس ملک میں جرمنی کی حمایت کر رہے ہیں مخالف ہو جائیں گے ابھی تک ان مطالبات کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ مگر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے حکومت برطانیہ سے سوڈان اور کینیا کے قبضہ کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ سوڈان اور مصر کا مجموعی رقبہ ۱۰ لاکھ ۱۴ ہزار ۱۰۴ مربع میل ہے اور کینیا کا رقبہ ۲ لاکھ مربع میل ہے۔

کراچی ۱۴ جولائی۔ لائڈ بیراج کے علاقہ میں شرح آبیانہ بڑھانے کی مجوزہ تجویز پر سندھ کے زرعی حلقوں میں جو اضطراب پیدا ہو رہا ہے اس کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ وزیر اعظم سندھ وزارت میں تغیر و تبدل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یونائیٹڈ مسلم پارٹی اس کے حق میں نہیں اگرچہ کانگرس پارٹی وزیر اعظم کی مؤید نظر آتی ہے۔

شنگھائی ۱۴ جولائی۔ آج صبح جاپانی ہوائی جہازوں نے کینٹن اور ہنکاؤ پر بمباری کی اول الذکر مقام میں دریا کے پل پر تین بم گرے جس کی وجہ سے پل کو نقصان پہنچنے کے علاوہ تقریباً ۱۵۰ آدمی ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہو گئے۔ ہنکاؤ میں نقصان جان و مال نہیں ہوا۔ کیونکہ آبادی پر بم نہیں برسائے گئے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ ننگسیچن کے مقام پر جاپانی طیاروں نے زبردست بمباری کی۔ جس کی وجہ سے ۲۴۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔

پشاور ۱۴ جولائی۔ حکومت سرحد کا خیال ہے کہ اسمبلی کے تمام ووٹروں کو بندوقیں رکھنے کی اجازت دیدی جائے۔ بشرطیکہ ان کا سابقہ چال چلن قابل اعتراض نہ ہو۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم تمام ڈپٹی کمشنروں کے نام ہدایات جاری کریں گے۔ کہ اسمبلی کے ووٹروں کو بندوقوں کے لائسنس دیدئے جائیں۔

وینیا (کنساس) جس شخص نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی کار میں جھلانگ لگانے کی کوشش کی تھی۔ اسے پاگل قرار دیا گیا ہے اس شخص نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں صرف پریذیڈنٹ کے جوتے صاف کرنا چاہتا تھا۔

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ امریکہ کے وزیر زراعت نے اعلان کیا ہے کہ یہاں ایک نیا قانون بنایا جائیگا جس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ جن سالوں میں فصلیں اچھی ہوں۔ اناج کی ایک خاص مقدار پس انداز کی جاتے تاکہ جن ایام میں فصلیں اچھی نہ ہوں۔ اس ذخیرہ کو کام میں لایا جائے۔ وزیر زراعت نے دیگر ممالک کو بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ بھی اس تجویز پر عمل کریں۔

ناگپور ۱۳ جولائی۔ حکومت سی پی عنقریب اردو میں ماہوار بلیٹن شائع کرنا شروع کریگی۔ اس میں مختلف محکموں کی سرگرمیوں کے متعلق [illegible] شائع کئے جایا کریں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی